تعارف: 1.(Introduction)

۱۸۵۷ء ہندوستان کی تاریخ میں یہ ایک نا قابل فراموش واقعات سے بھر پور سال ہے۔جس میں نہ صرف سماجی بلکہ تاریخی اورادبی تبدیلیاں رونماں ہوئیں، جو سماجی تغیر پیدا ہوااس کی پاداش میں ادبی تبدیلیاں ہوئی ہیں وہ وقتی تو تھیں مگر وہ اپنا الگ مقام اور درجہ رکھتی ہیں جن کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی بھلے ہی ناکام رہی ہومگر ''۱۸۵۷ء کی شکست وریخت صرف سیاسی شکست وریخت نہ تھی بلکہ ذہنی سماجی ،تہذیبی ، مذہبی اور ثقافتی بھی تھی''

(1, سراج احمد انصاری،۲۰۱۴،نوآبادیاتی ادب اورپس نوآبادیاتی رجحان ،اردودنیاص ISSN.8849-0639,56)

مگر یہ ایک ایسی کوشش تھی جس نے ہندوستان کوایک مرکز پر جمع کیا تھا۔

۱۸۵۷ء سے متعلق پائے جانے والے شعری سرمایہ کوایک وقتی اور ہنگامی موضوع پر مشتمل شاعری کہے کرنظر انداز نہیں کیا جاسکتا،اورنہ ہی ۱۸۵۷ء کومحض ایک تاریخی واقعہ کہے کرادب وشاعری پراس کے اثرات سے روگردانی کی جاسکتی ہے۔بقول ڈاکٹرمحمّد حسن ۱۸۵۷ء کی لڑائی فکروخیال کے طویل سلسلے کی ایک کڑی کی حیثیت رکھتی ہےاور ادب بھی خیال وجذبہ ہی کا نام ہےاس لئے اس عہد کے فکری تانے بانے کواس لڑائی نے متاثر کیااس دور کے شعراء کا کلام اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ فکری تانے بانے ۱۸۵۷ء کی جنگ سے قبل ہی متاثر ہوناشروع ہوچکے تھےاور پھر۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے بعدانگریزوں کےظلم وستم کاایک نیاباب کھل گیا۔شعراء نے دستوری زبان ہندی کے باوجوداسے موضوعِ سخن بنایااوراس پرآشوبِ دور کے کئی مرقعوں کوسمیٹ لیا۔

۱۸۵۷ء کا جوادبی موادہےاس سےاس دور کے حالات کااندازہ باآسانی لگایاجاسکتا ہے اس کے علاوہ اس دور کےلوگوں کی فکریں ذہنی اورجسمانی تکالیف کومحسوس کرسکتے ہیں آزادی دوقسم کی ہوتی ہے(۱) ذہنی (۲) جسمانی ،دونوں بھی آزادیاں ضروری ہیں۔اگرذہن کوآزادی نہیں دی گئی تواس کے اثرات انسان کی ہرحرکت پرپڑتے ہیں۔اس لئے جب ہم ۱۸۵۷ء کے ادبی سرمائے کوپڑھیں گےتواس دور کےادیبوں کے خیالات ،تفکرات فکریں اورمسائل کوجان سکتے ہیں اورجس انداز سےاپنے خیالات کو شاعرنے کاغذ پراتاراہےاس سے صاف ظاہرہوتاہے کہ ذہنی آزادی نہ دی جائے تواس کے نتائج کیا مرتب ہوسکتے ہیں۔''۱۸۵۷ء کے بعدہی سے ہندوستانیوں کوانگریزوں کے ارادوں کاعلم ہوچکا تھا۔اس وقت سے ہی حساس ادیب وشاعراپنے نثراورنظم میں آزادی کااحتجاج بلند کرتے ہوئے نظرآتے ہیں''۔ (2, عبدالماجاہدانصاری،۲۰۱۲،جدوجہدِ آزادی میں اردوشاعری کا کردار،نیوایس ص205،ISSN.2231-3249)

''دنیا میں جن ملکوں کے درمیان جنگیں لڑی جاتی ہیں وہ ممالک لڑائی کے دوطریقے یالڑائی کے لئے دوچیزیں استعمال کرتے ہیں۔ایک اسلحہ اوردوسرے پروپیگنڈہ۔اسلحہ کی بہت سی قسمیں ہوسکتی ہیں۔کم نقصان پہنچانے والی بھی اوردشمن کوبربادیانیست ونابودکردینے والی بھی۔اورپروپیگنڈے یامشتہری کی بات کریں توآج کے دور میں ریڈیو،ٹی وی،اخباریادیگرالیکٹرانک آلات سے یہ کام انجام دیاجاتاہے۔جنگ کے محاذپراپنے کارناموں یااپنی کامیابیوں کی تشہیراورتفصیل کے لئےبھی برسرپیکارممالک مختلف زبانیں(Languges) استعمال کرتے ہیں۔لیکن ہندوستان میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی جن دوزبردست اورعظیم ہتھیاروں سےلڑی گئی جن میں ایک کام اہنسایاعدم تشدداوردوسراسب سے بڑااورموثرہتھیاررہےاردوزبان۔'' (3, ڈاکٹرمحمداظہرمسعودخان, ۲۰۰۸،۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے زیراثرروہیل کھنڈ کی اردوشاعری،انشاء ص،۴۰, ISSN.0971-6009)

اردوزبان نے ہندوستان کی جنگ آزادی میں جواہم اوراعلیٰ ترین رول اداکیاہےاس کی مثال ہندوستان کی کسی دوسری زبان میں نہیں،اورنہ دنیا کی کسی دوسری زبان میں، بلکہ دنیا کی کسی بھی دیگرزبان میں نہیں ملے گی۔تحریک آزادی ہندمیں ہزاروں ادیبوں،شاعروں اورصحافیوں نے حصہ لیااوربےشمارادیب وشاعرصرف اس وجہ سے

شہید کر دیئے گئے کہ انہوں نے اپنے وطن کی آزادی کی خاطر اپنے جذبات اور عوامی احساسات کو سرفروشانہ انداز میں بڑی دلیری، ہمت، بے باکی اور حق گوئی کے ساتھ بیان کیا تھا۔ آزادی کے متوالے شعراء میں ایسے بھی سیکڑوں شاعر ہیں جن کی نظموں، قطعات، گیت یا غزلوں وغیرہ کا تو ہمیں علم ہے لیکن ان شعراء کے حالات زندگی سے ہم قطعی واقف نہیں۔ سرکاری ریکارڈوں میں سیکڑوں اخبارات، رسائل، کتابچے، پمفلیٹ، اشتہارات، روزنامچے وغیرہ موجود ہیں، جن میں سرفروشانہ اور جذبہ حریت سے لبریز شاعری تو موجود ہے لیکن اپنے خون جگر اور خون چکاں ہاتھوں سے ان لکھنے والوں میں سے کئی کے بارے میں ہمیں کوئی جانکاری حاصل نہیں۔ کیونکہ اس وقت بہت سے لوگ سیاسی اور سماجی مصلحتوں کے تحت فرضی ناموں سے بھی شاعری کررہے تھے۔

اردو شعراء نے گورے فرنگیوں کے خلاف اسی وقت لکھنا شروع کر دیا تھا جب انگریز ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعہ تجارت کے بہانے ہندوستان پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنے لگے تھے۔ ابتداء میں یہ باتیں اشاروں، کنایوں اور تمثیلیوں میں کہی گئی تھیں لیکن اب انگریز ہندوستان پر مسلط ہوتے اور چھاتے چلے گئے تو اردو شاعری نے بھی سیف قلم کی دھار صیقل کرنی شروع کر دی اور شعراء کی یہ بلند و بالا آوازیں تحریک آزادی کے زور پکڑنے کے ساتھ تیز ہوتی گئیں بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اردو شعراء نے ہی حریت، انقلاب، آزادی، سرفروشی، تحریک، مساوات، یکجہتی اور وطن دوستی کے حوالہ سے اپنی آوازیں سب سے زیادہ بلند کیں۔ یہ اردو ہی تھی جس نے آزادی کے متوالوں اور دیوانوں کو ایک پلیٹ فارم جمع کر دیا تھا۔ قومی ہم آہنگی، آپسی میل ملاپ اس دور کو ایک بہترین دور اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت ہندوستان میں سارے مذہب کے لوگ شیر و شکر کی طرح آپس میں متحد تھے اور سب کا ایک ہی مشترکہ مقصد تھا، ہندوستان کی مکمل آزادی!

قدم قدم پہ اجل نے عدو بٹھائے ہیں
حیات نوک مگر ہم نے گیت گائے ہیں